سوال

سہ رضی اللہ عنہا (31)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باغ فدک سے محرومی پر حضرت فاطمہ الزہرا تادم مرگ ناراض ہیں۔ غضب (بخاری حقیقی توضیحی) فاطمۃ بضعۃ منی من اغضبہا اغضبنی (بخاری) چنانچہ صغریٰ کبریٰ سے اللہ اور اس کے رسول کی ناراضی ثابت ہوئی۔ ایسے میں اصحاب ثلاثہؓ بہشتی اور مغفور کیونکہ قرار پائے۔ یا للعجب۔ نیز حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے شیخ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لا: یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی ناراضی والی حدیث تو حضرت علیؓ کے بارے میں ہے۔ فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا فقد اغضبنی پھر آپ کے درج شدہ الفاظ صحیح نہیں ہے۔ ففضبت حتی توفیت کو فمن اغضبہا فقد اغضبنی کے ساتھ ملا کر غضب کر دیا۔ آخری الفاظ تو حضرت علی کے متعلق ہیں۔

سے صغریٰ کبریٰ نکالتے ہوئے حضرت ابو بکر کو (معاذ اللہ) اس کا مصداق قرار دیا جو کہ سراسر ظلم ہے۔

نیا بخاری شریف میں ففضبت حتی توفیت کے ساتھ دوسری الفاظ بھی ہیں جو یہ ہیں:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ، إِنَّمَا یَأْکُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ ہٰذَا المَالِ» قَالَ أَبُو بَکْرٍ: وَاللّٰہِ لاَ أَدَعُ أَمْرًا رَأَیْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُہُ فِیہِ إِلَّا صَنَعْتُہُ، قَالَ: فَہَجَرَتْہُ فَاطِمَۃُ، فَلَمْ تُکَلِّمْہُ حَتَّی مَاتَتْ

بت میں حضرت ابو بکرؓ کی معذرت اور اس کی دلیل جس کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دوبارہ مطالبہ نہ کرنا صاف طور پر ذکر ہے اور فہجرت کا معنی یہ ہے کہ پھر جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جناب ابو بکر سے فدک کے مطالبہ کے لیے ملاقات نہیں کی اور پھر چھ ماہ کے بعد اپنے ابا جی ﷺ کو جا ملیں۔ اور بخا

ب میں نمایاں فرق ہے۔ اغضاب کا معنی بلاوجہ ناراض کرنا ہوتا ہے لیکن حضرت ابو بکر تو حدیث لا نورث ما ترکنا فہو صدقۃ کی وجہ سے اپنی مجبوری کا اظہار فرما رہے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق کا یہ راست فیصلہ وما آتاکم الرسول فخذوہ کے عین مطابق تھا۔

بجرم عشق تو میکشند و غوغائیست!

تو نیز سر بام آکہ خوش تماشائیست

لمہؓ کی یہ ناراضی اور رنجیدگی محض غلط فہمی کی بنا پر تھی اور اہل اللہ کی ایسی رنجیدگی جس کی بنیاد غلط فہمی پر ہو اس سے کوئی نتیجہ نکالنا صحیح نہیں ہوتا ورنہ حضرت ہارون نبی پر حضرت موسیٰ بھی ناراض ہو گئے تھے تو کیا حضرت ہارون مغضوب علیہ قرار پائیں گے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

حضرت فاطمہؓ اور حضرت صدیق کی صلح ہو گئی تھی، جیسا کہ امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

ہقی من طریق الشعبی ان ابا بکر عاد فاطمۃ فقال لہا علی ہذا ابو بکر یستأذن علیک قالت اتحب ان اذن لہ قال نعم فاذنت فدخل علیہا فترضاہا فرضیت))

ت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کی راضی کر لیا اور وہ راضی ہو گئیں......!

علاوہ ازیں حضرت ابو بکر صدیق نے بقول شیعہ مصنف کے باغ فدک حضرت فاطمہؓ کو دے بھی دیا تھا ... اصول کافی ص 355

عطت فاطمۃ ابا بکر فی فدک کتب لہا کتاب وردہا علیہا۔

مجالس المؤمنین میں ہے:

انت واللہ لافعلن فقال واللہ لافعلن فقالت اللہم اشہد فرضیت بذالک واخذت العہد علیہ۔

ہوا ہے مدعی کا میرے حق میں فیصلہ سچا

زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعان کا

حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو فدک کی تحریر لکھ دی ملاحظہ ہو جلاء العیون ص 151۔ اردو۔ اور اصولی کافی ص 355

بادہ خواری کا کیا فخر مغاں پہ جلسہ

اس بار ہم نے بڑے زور سے توڑی توبہ

علیؓ پر ناراضگی:

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے اس کے برعکس من أغضبہا فقد أغضبنی کے الفاظ تو حضرت علیؓ کے حق میں وارد ہیں، جیسا کہ خود شیعہ لٹریچر میں موجود ہیں، چنانچہ جلاء العیون اردو ص 127 ج 1 ص 62 و ص 63 ملاحظہ کریں، حضرت امام صادقؒ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا جہ

عن عبد اللہ بن الزبیر ان علیاً ذکر بنت ابی جہل فبلغ ذالک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما فاطمۃ بضعۃ منی یوذینی ما اذاہا و یُنْصِبُنِی مَا أَنْصَبَہَا

از حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا جب اس کی نبی ﷺ کو اطلاع پہنچی تو فرمایا کہ فاطمہؓ میرا گوشہ جگر ہے جو چیز فاطمہؓ کا تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے جو چیز اس کے لیے بوجھ کا سبب ہے وہ میرے لیے بھی ہے۔ مسلم شریف ص 90

چونکہ آپ صغریٰ کبریٰ نکالنے کے کچھ زیادہ ہی خوگر ہیں، امید ہے کہ شیعہ اصول کے مطابق آپ صغریٰ کبریٰ جوڑ کر حضرت علیؓ کے حق میں بھی وہی نتیجہ اخذ فرمائیں گے جو نتیجہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں نکالنے کے ناکام کوشش کی ہے۔ فرمائیے۔ کیا آپ کے اصول کے مطابق حضرت علیؓ مغفور ہو

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

بات وہ کہی جو بنائے نہ بنے

بوجھ وہ سر لیا جو اٹھائے نہ اٹھے

م! ہمارے نزدیک حضرت علیؓ اپنے پیش روؤں کی طرف جنتی ہیں، چوتھے درجے پر اور چوتھے خلیفہ برحق تھے۔

ء ثلاثہ اور تمام صحابہ مغفور اور جنتی ہیں:

خلفائے ثلاثہ اور دیگر صحابہ کرام کے جنتی ہونے پر درج ذیل قرآنی آیت شاہد عدل ہے۔

امنوا وهاجروا وجهدوا في سبيل الله بأمولهم وأنفسهم أعظم درجة عند الله وأولئك هم الفائزون [20] يبشرهم ربهم برحمة منه ورضون وجنت لهم فيها نعيم مقيم [21]... سورة التوبة

ن لائے، ہجرت کی، اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہیں، اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی، ان کے لئے وہاں دوامی نعمت ہے''

بنا کردند خوش رسمے بخون خاک غلطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص212

محدث فتویٰ